Studybeesofficial

Where Minds Pollinate

Class 9

اردو

نظم: پیام لطیف

NOTES

Follow Our Socials
studybeesofficial
studybeesofficialpak
studybeesofficialpak

نظم: بے اعتدایوں سے نحیف و نزار ہیں

شاہ عبد اللطیف بھٹائی (۱۹۹۰ء تا ۱۷۵۱ء)

شاہ عبد اللطیف کے سال پیدائش کے سلسلے میں جس روایت کو مستند مانا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ ۱۱۰۱ھ (۹۰۔ ۱۹۸۹ء) میں سید شاہ حبیب کے گھر ضلع مٹیاری کے علاقے ہالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد سید شاہ حبیب کا شمار اپنے علاقے کی بزرگ شخصیات میں ہوتا تھا جنھوں نے اپنے بیٹے شاہ لطیف کی پیدائش کے بعد اپنے علاقے کو چھوڑ کر کوٹری میں سکونت اختیار کی۔ سرزمین سندھ ایسے قلندروں کا مسکن ہے جن کی گفتار و کردار اور عمل ایک دنیا کی ذہنی، فکری اور روحانی تربیت اور فیوض و برکات کا باعث ہے۔ شاہ عبد اللطیف بھٹائی بھی ایسی ہی ایک عظیم روحانی شخصیت ہیں۔ سید حبیب شاہ کا خاندان علم و ادب اور تصوف میں خاصا زرخیز تھا۔ اپنے آباؤ اجداد کی پیروی ہی میں شاہ لطیف نے سندھ کی دھرتی کو اپنے سندھی کلام سے محبت، امن، رواداری اور بھائی چارے کا گہوارہ بنانے کی تعلیم دی۔

شعر نمبر ۱:

بے اعتدایوں سے نحیف و نزار ہیں
خود سر ہیں اور چارہ گری کے شکار ہیں

مفہوم: انسان بہت خود سر ہو چکا ہے اور اس خود سری اور غرور میں وہ بہت حد تک بیمار ہو چکا ہے۔

تشریح: یہ نظم سندھ کے عظیم صوفی شاعر اور فلاسفر شاہ عبد اللطیف بھٹائی کے سندھی کلام "شاہ جو رسالو" کا اُردو ترجمہ ہے۔ شاہ عبد اللطیف نے اپنی شاعری سے دنیا کو متاثر کیا جس میں اللہ کی مخلوق سے محبت کرنے کا درس دیا گیا ہے کہ اگر پروردگار سے محبت کرنی ہے تو اس کی مخلوق سے پیار کرنا ہو گا۔ آپ کے پیغام کو ادبی اور علمی حلقوں میں اعلیٰ مقام حاصل ہے۔

studybeesofficial

حضرت شاہ عبد اللطیف بھٹائی نے اپنے کلام میں توحید الہٰی ، حب رسول ﷺ ، حقیقت و معرفت ، شریعت طریقت اور حیات و کائنات کے اسرار و رموز کو شرح وبسط سے بیان کیا ہے، تلاش حق اور راہِ حق کے نکات شاہ صاحب نے اپنے کلام میں بڑی صراحت سے بیان کیے ہیں۔ آپ نے محبت ، امن اور انسان دوستی کا پیغام دیا۔ آپ نے سندھ دھرتی سے محبت کو عام لوگوں تک پہنچایا۔

شاعر اس شعر میں انسانوں کی طرف سے رب کے آگے فریاد گو ہیں وہ کہتے ہیں کہ انسان اپنے برے اعمال اور برائی میں حد سے اتنا بڑھ گیا ہے کہ اب وہ بہت ہی کمزور اور لاچار ہو چکا ہے۔ لیکن اس کمزوری اور لاچاری میں بھی انسان اپنی ضد پر اڑا ہوا ہے اور مغرور ہو چکا ہے اور سرکشی پر سرکشی کیے جارہا ہے۔ حالانکہ اسے علاج کی ضرورت ہے اور اسے مدد کی ضرورت ہے۔ لیکن انسان ہے کہ اس بات کو سمجھتا نہیں ہے۔

شعر نمبر ۲:

بے اعتدالیاں ہوں تو کیا چارہ گر کرے

پرہیز ہی نہ ہو تو دوا کیا اثر کرے

مفہوم: اگر انسان اپنے کسی عمل (برے) میں کوئی اعتدال نہ رکھے تو اس کا کوئی حل نہیں نکل سکتا کیونکہ اگر پرہیز نہ کیا جائے تو دوا بھی اثر نہیں کرتی۔

تشریح: یہ نظم سندھ کے عظیم صوفی شاعر اور فلاسفر شاہ عبد اللطیف بھٹائی کے سندھی کلام "شاہ جو رسالو" کا اردو ترجمہ ہے۔ شاہ عبد اللطیف نے اپنی شاعری سے دنیا کو متاثر کیا جس میں اللہ کی مخلوق سے محبت کرنے کا درس دیا گیا ہے کہ اگر پروردگار سے محبت کرنی ہے تو اس کی مخلوق سے پیار کرنا ہو گا۔ آپ کا کلام امن دوستی، انسان دوستی کے حوالے سے بہت کشش رکھتا ہے۔ آپ نے محبت ، امن اور انسان دوستی کا پیغام دیا۔

Studybeesofficial

آپ کی شاعری پڑھنے کے بعد ہمیں اس بات کا اندازہ اچھی طرح ہو جاتا ہے کہ ان کا کلام انسانیت کے گرد گھومتا ہے۔ شاہ صاحب اپنے اس شعر میں اس طرح انسانوں سے مخاطب ہیں کہ انسان نفرت، حسد اور بد اعمالیوں جیسی بے راہ روی اور بد پرہیزی کا شکار رہیں گے تو مدد کرنے والے اور دوا کرنے والے کیسے ان کے دکھوں کا مدوا کر پائیں گے۔

سنا ہے تیرے کرم کا کوئی حساب نہیں گناہ گن کے میں کیوں اپنے دل کو چھوٹا کروں

جب انسان، انسان ہی سے دور بھاگتا رہے گا تو کیسے خود کی مدد کر پائے گا۔ انسان کا کام ہے کہ وہ بیدار رہے، کھلی آنکھوں سے دیکھے اور حقیقت کو پہچانے، اور بدپرہیزی کو چھوڑ دے تب جا کر دوا اپنا اثر دکھائے گی۔

شاعر کہتا ہے کہ جب ایک مریض کے مرض کا علاج کیا جاتا ہے تو اسے دوا کے ساتھ ساتھ پرہیز بھی بتلایا جاتا ہے جو کہ دوا سے زیادہ اثر رکھتا ہے۔ لیکن جب مریض پرہیز نہ کرے صرف دوا کھاتا رہے تو دوا بھی اثر کرنا چھوڑ دیتی ہے۔ اور مرض جوں کا توں رہتا ہے۔

شعر نمبر ۳:

چارہ سازوں میں بیٹھنا سیکھو، پھر نہ ہو گا کبھی کوئی آزار

راس آئے گا ان کا قرب تمھیں، جو بدلتے ہیں فطرتِ بیمار

مفہوم: ایسے لوگوں میں بیٹھنا سیکھو جو تمہیں سیدھی راہ پر چلائیں، تم جب اُن کی قربت حاصل کروگے تو تمہارے تمام عیب دھل جائیں گے۔ تمہیں اطمینان اور سکون حاصل ہونا شروع ہو جائے گا۔

تشریح: یہ نظم سندھ کے عظیم صوفی شاعر اور فلاسفر شاہ عبد اللطیف بھٹائی کے سندھی کلام "شاہ جو رسالو" کا اُردو ترجمہ ہے۔ شاہ عبد اللطیف نے اپنی شاعری سے دنیا کو متاثر کیا جس میں اللہ کی مخلوق سے محبت کرنے کا درس دیا گیا ہے کہ اگر پروردگار سے محبت کرنی ہے تو اس کی مخلوق سے پیار کرنا ہو گا۔ راہ حق کے نکات شاہ صاحب نے اپنے کلام میں بڑی صراحت سے بیان کیے ہیں۔ آپ کا کلام امن دوستی، انسان دوستی کے حوالے سے بہت کشش رکھتا ہے۔

Studybeesofficial

اس شعر میں آپ فرماتے ہیں کہ اگر انسان اولیا اللہ کی صحبت میں بیٹھے تو اسے کسی قسم کا کوئی غم یا تکلیف نہ آئے گی۔ کیونکہ حق تعالیٰ شانہ نے انسان کے اندر یہ خاصیت رکھی ہے کہ دوسرے انسان کا اثر جلد قبول کر لیتا ہے، جب آپ کسی بھی شخص کے پاس آنا جانا اور اٹھنا بیٹھنا شروع کریں گے تو اس کے خیالات، نظریات، سیرت و کردار، اخلاق و اطوار، طریقہ گفتار سے متاثر ہوتے چلے جائیں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سامنے والے کی باتوں اور اس کے طور طریقوں کا آپ پر اچھا یا برا اثر ضرور پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے میل جول اور ان سے تعلق اختیار کرنا انسان کی زندگی میں مثبت تبدیلی میں بڑا گہرا اثر رکھتا ہے۔ بقول شاعر:

مجھے ناز ہے کہ ترے سوا کوئی اور میرا خدا نہیں   ترے ہاتھ میری فنا بقا ترے ہاتھ میری سزا جزا

شاعر کہتا ہے کہ ایسے لوگوں کی محبت گناہ گاروں اور سیاہ کاروں کے لیے بہت فائدہ مند ہوتی ہے۔ اولیا اللہ کی صحبت میں انسان کے لیے گناہوں کو چھوڑنا آسان ہو جاتا ہے، دل میں اطمینان و سکون کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، زندگی میں برکت و عافیت حاصل ہوتی ہے، ناموافق حالات اور پریشانیوں کا مقابلہ کرنے کی ہمت پیدا ہو جاتی ہے۔

شعر نمبر ۴:

اور کوئی ہو چارہ ساز اگر ، چارۂ درد بے اثر ہو جائے

اس کو حاجت نہیں مسیحا کی، جس پر محبوب کی نظر ہو جائے

مفہوم: جس پر خدا کی خاص نظر ہو جائے اس کو کسی سہارے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ پھر اس کے تمام درد خود بخود دور ہو جاتے ہیں۔

تشریح: یہ نظم سندھ کے عظیم صوفی شاعر اور فلاسفر شاہ عبد الطیف بھٹائی کے سندھی کلام شاہ جو رسالو" کا اُردو ترجمہ ہے۔ شاہ لطیف نے مقامی زبان سندھی میں شاعری کی۔ صوفیانہ تخیل شاہ کے کلام کی خصوصیات ہیں، ان کی شاعری میں سادگی اور بے لوث خلوص شامل ہے۔ انہوں نے تمثیل کے انداز میں حقائق پر روشنی ڈالی ہے۔ شاہ عبد اللطیف نے اپنی شاعری

Studybeesofficial

سے دنیا کو متاثر کیا جس میں اللہ کی مخلوق سے محبت کرنے کا درس دیا گیا ہے کہ اگر پروردگار سے محبت کرنی ہے تو اس کی مخلوق سے پیار کرنا ہو گا۔

اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ عشق حقیقی ایسی چیز ہے کہ اگر عاشق کے درد کا مداوا خود معشوق نہ کرے تب تک عاشق کے درد میں مزید اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ عاشق کے اس درد و کرب میں تب تک کوئی کمی نہیں ہوتی جب تک کے محبوب خود اسکے درد کا مداوانہ کرے۔ شاعر کہتا ہے دنیا کے تمام طبیب اس درد اور تکلیف کو کم کرنے میں ناکام ہوتے ہیں جو عشق حقیقی میں مبتلا عاشق بھگت رہا ہوتا ہے۔

بقول شاہ عبد اللطیف بھٹائی:

میرا ہادی مراحبیب ہو امل گیا ایک مہرباں مجھ کو

لے گیا اپنے ساتھ درد مرادے کے آرام جسم و جاں مجھ کو

یہاں تک کہ خود محبوب اپنی نظر کرم نہ کر دے اور جب محبوب کی نظر ہو جائے تو عاشق کو کسی مسیحا اور طبیب کی ضرورت نہیں رہتی ہے۔ دنیاوی طبیب اس کی تکلیف کو دور کرنے میں کسی کام کا نہیں ہے، بلکہ وہ صرف وہی (اللہ) ہے جو اس حالت میں اسے دیکھتا اور اس کی دیکھ بھال کرتا ہے۔

شعر نمبر ۵:

تیری ہی ذات اول و آخر ، تو ہی قائم ہے اور تو ہی قدیم

تجھ سے وابستہ ہر تمنا ہے، تیرا ہی آسرا ہے، رب کریم

مفہوم: اے رب کریم !تیری ذات قائم و دائم ہے اور اول و آخر ہے۔ تجھ سے ہی میری ساری تمنائیں وابستہ ہیں، مجھے تو تیرا ہی سہارا اور آسرا ہے۔

Studybeesofficial

تشریح: یہ نظم سندھ کے عظیم صوفی شاعر اور فلاسفر شاہ عبد اللطیف بھٹائی کے سندھی کلام "شاہ جو رسالو" کا اُردو ترجمہ ہے۔ شاہ عبد اللطیف نے اپنی شاعری سے دنیا کو متاثر کیا جس میں اللہ کی مخلوق سے محبت کرنے کا درس دیا گیا ہے کہ اگر پر دردگار سے محبت کرنی ہے تو اس کی مخلوق سے پیار کرنا ہو گا۔ حضرت شاہ عبد اللطیف بھٹائی نے اپنے کلام میں توحید الہی، حب رسول ﷺ، حقیقت و معرفت، شریعت و طریقت اور حیات و کائنات کے اسرار ور موز کو شرح وبسط سے بیان کیا ہے۔

اس شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا وجود کامل اس دنیا کے آغاز سے پہلے کا ہے اور اس کے اختتام کے بعد بھی قائم رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں مکمل اور بھر پور ہے۔ ہر شے فنا ہو جائے گی۔ اگر کوئی چیز باقی رہے گی تو وہ ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بے عیب ہے۔ اس شعر میں شاعر اللہ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود کامل اس کائنات کے آغاز سے ہے اور اس کے اختتام کے بعد بھی قائم رہے گا۔

گل غنچے آفتاب شفق چاند کہکشاں   ایسی کوئی بھی چیز نہیں جس میں تو نہ ہو

اس شعر میں اللہ تعالی کی تعریف کی گئی ہے اور اس کی مختلف صفات بیان کی گئی ہیں اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالی نے جب کوئی بھی چیز پیدا نہیں فرمائی تھی تب بھی اللہ سبحان و تعالیٰ کی ذات موجود تھی اور جب سب کچھ فنا ہو جائے گا۔ بقول غالب:

ع   نہ تھا کچھ تو خدا تھا کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا

شعر نمبر ۶:

کم ہے جتنی کریں تیری توصیف، تو ہی اعلیٰ ہے اور تو ہی علیم

والی شش جہات واحد ذات ، رازق کائنات ربِ رحیم

Studybeesofficial

مفہوم: اے رب تعالیٰ! تیری جتنی بھی بڑائی بیان کریں وہ کم ہے۔ تو ربِ کریم ہے تیری صفات بے شمار ہیں جن کی کوئی گنتی نہیں ہے۔

تشریح: یہ نظم سندھ کے عظیم صوفی شاعر اور فلاسفر شاہ عبد اللطیف بھٹائی کے سندھی کلام "شاہ جو رسالو" کا اردو ترجمہ ہے۔ جو عبد اللطیف نے اپنی شاعری سے دنیا کو متاثر کیا جس میں اللہ کی مخلوق سے محبت کرنے کا درس دیا گیا ہے کہ اگر پر وردگار سے مری کرتی ہے تو اس کی مخلوق سے پیار کرنا ہو گا۔ حضرت شاہ عبد اللطیف بھٹائی نے اپنے کلام میں توحید الٰہی، حب رسول ﷺ حقیقت و معرفت، شریعت و طریقت اور حیات و کائنات کے اسرار و رموز کو شرح و بسط سے بیان کیا ہے، تلاش حق کے نکات شاہ صاحب نے اپنے کلام میں بڑی صراحت سے بیان کیے ہیں۔

شاعر اس شعر میں کہتے ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان نہیں کر سکتا ہے مگر اللہ تعالی کی تمام مخلوق ہر جاندار ان کی تعریف و توصیف میں مگن ہے۔ اللہ تعالی ہی سب سے زیادہ جاننے والا، سب سے بڑا اور تمام کائنات کا مالک ہے۔ جو کائنات کی چیزوں کو اپنی رحمت سے تخلیق کرتا ہے یا جوڑتا ہے۔

بقول شاعر:

تجلیّات جمالِ جاناں سے ہے منور یہ دونوں عالم
نگاہِ حق بیں سے دیکھنے کو نظر سے پردہ اٹھا ہوا ہے

اللہ تعالیٰ ہی تمام کائنات کا واحد مالک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہی۔ وہی ہے جو تمام مخلوقات کو رزق فراہم کرتا ہے۔ واللہ خیر الرازقین نے انسان و حیوان، چرند و پرند، یہاں تک کہ حشرات الارض کے رزق کا انتظام بھی کر رکھا ہے۔ تمام قوت کے لیے زمین پر رزق کی انواع و اقسام کے دستر خوان بچھا رکھے ہیں۔ بقول شاعر:

زمیں پر جلوہ آرا ہیں مظاہر اس کی قدرت کے
بچھائے ہیں اُسی داتا نے دستر خوان نعمت کے

Studybeesofficial

شعر نمبر ۷:

کامل ایمان کے ساتھ جس نے بھی ، دل سے مانا زبان سے مانا

جس کی خاطر بنی ہے یہ دنیا، اس محمد (ﷺ) کا مرتبہ جانا

مفہوم: ہر انسان نے زبان اور دل سے ایمان لایا ہے۔ اور انہوں نے اس بات پر بھی یقین رکھا ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں اور یہ دنیا انہی کے لیے بنائی گئی ہے۔

تشریح: یہ نظم سندھ کے عظیم صوفی شاعر اور فلاسفر شاہ عبد اللطیف بھٹائی کے سندھی کلام "شاہ جو رسالو" کا اُردو ترجمہ ہے۔ شاہ عبد اللطیف نے اپنی شاعری سے دنیا کو متاثر کیا جس میں اللہ کی مخلوق سے محبت کرنے کا درس دیا گیا ہے کہ اگر پروردگار سے محبت کرنی ہے تو اس کی مخلوق سے پیار کرنا ہو گا۔ حضرت شاہ عبد اللطیف بھٹائی نے اپنے کلام میں توحید الہٰی، حب رسول ﷺ حقیقت و معرفت، شریعت و طریقت اور حیات و کائنات کے اسرار و رموز کو شرح وبسط سے بیان کیا ہے۔

شاعر اس شعر میں فرماتے ہیں کہ جنہوں نے یقین کے ساتھ کہا کہ اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے اور وہ دل و زبان سے یہ بھی مانتے ہیں کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ اس دنیا کی تخلیق کا سبب ہیں۔ اور آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ سے اچھی طرح سے واقف ہیں۔ قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے کہ ایسے لوگ کبھی گمراہ نہیں ہوتے اور نہ ہی بھٹک سکتے ہیں کیونکہ پختہ ایمان کے لیے دل اور زبان سے اقرار ضروری ہے۔

بقول مولانا ظفر علی خان:

چھوٹا جو سینۂ شب تار الست سے

اس نورِ اولیں کا اُجالا تمہیں تو ہو

Studybeesofficial

سب کچھ تمہارے واسطے پیدا کیا گیا

سب غایتوں کی غایتِ اولیٰ تمہیں تو ہو

شعر نمبر ۸:

فوقیت اس کو دوسروں پہ ملی، اپنی ہستی کو اُس نے پہچانا

جس نے اس قادر حقیقی کو وحدہ لا شریک گردانا

مفہوم: جس نے خدا کی واحد ذات پر ایمان لایا اس نے اپنے آپ کو پہچان لیا۔ اور اس کو دوسروں پر فوقیت حاصل ہو گئی۔

تشریح: یہ علم سندھ کے عظیم صوفی شاعر اور الاسلر شاہ عبد اللطیف بنائی کے سندھی کلام "شاہ جو رسالو" کا اردو ترجمہ ہے۔ شاہ عبد اللطیف نے اپنی شاعری سے دنیا کو متاثر کیا جس میں اللہ کی مخلوق سے محبت کرنے کا درس دیا گیا ہے کہ اگر پروردگار سے محبت کرنی ہے تو اس کی مخلوق سے پیار کرنا ہو گا۔ حضرت شاہ عبد اللطیف بھٹائی نے اپنے کلام میں توحید الٰہی، جب رسول ﷺ، حقیقت و معرفت، شریعت و طریقت اور حیات و کائنات کے اسرار ورموز کو شرح وبسط سے بیان کیا ہے، تلاش حق اور راہ حق کے نکات شاہ صاحب نے اپنے کلام میں بڑی صراحت سے بیان کیے ہیں۔

شاعر اس شعر میں کہتا ہے کہ انسان اگر اپنی ہستی کو پہچانے تو خدا کی ہستی کو پہچان سکتا ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ "جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا۔" اس سے معلوم ہوا کہ انسان کا دل اک آئینہ ہے اور اس میں جتنا غور سے دیکھے گا اسی دن اسے معرفت خداوندی حاصل ہو گی۔ وہ اپنے پروردگار حقیقی کی معرفت کو ضرور پہچان لے گا اور اس کو پردردگار کی قدرت کا اندازہ ہو گا جو ہر چیز پر قادر ہے۔

شاعر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات اور جملہ اوصاف و کمالات میں یکتا و بے مثال ہے، اس کا کوئی ساجھی یا شریک نہیں اس کا ہم پلہ یا ہم مرتبہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات یکتا و قادر ہے اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں کوئی نے اس کے مثل نہیں۔

Studybeesofficial

برس رہی ہے خدا کی رحمت درِ عطا و کرم کھلا ہے

زمیں ہے عرشِ بریں یہاں کی جمالِ وارث خدا نما ہے

اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ قدیم ہے جس کے وجود کے لئے کوئی ابتداء نہیں وہ زندہ جاوید ہے جس کے وجود کے لئے کوئی انتہاء نہیں اس کی ذات کو فنا اور زوال نہیں اس کے ارادے کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کی واحدانیت پر کامل یقین رکھتے ہیں اور معرفت کو پا لیتے ہیں۔

Studybeesofficial